Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۲۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۷، ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۶؍اخاء ۱۳۷۰ہش، ۱۶؍اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۲

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں نے سمجھ لیا ہے۔ اصل مرض تمہارا بے صبری کا ہے۔ باقی جو کچھ ہے اس کے عوارض ہیں۔ دیکھو انسان اپنے دنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے۔ پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اس کے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں۔ وہ سخت نادان ہے جو اس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲۸)

"مرض دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مرض مستوی اور ایک مرض مختلف۔ مرض مستوی وہ ہوتا ہے، جس کا درد وغیرہ محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاج کا تو انسان فکر کرتا ہے اور مرض مختلف کی چنداں پروا نہیں کرتا۔ اسی طرح سے بعض گناہ تو محسوس ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان ان کو محسوس بھی نہیں کرتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہر وقت انسان خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲۹)

ہمیشہ فرمانبرداری کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"یہ نہیں ہو سکتا کہ آپؐ پر جسمانی موت بھی آئے اور روحانی موت بھی آئے۔ یعنی آپؐ کی موت کے بعد آپؐ کا مذہب بھی ضائع ہو جائے۔ آپؐ کا مذہب ہر حال قائم رہے گا۔ جسمانی موت آتی ہے لیکن آپ پر روحانی موت نہیں آسکتی ایسی ہی توحید کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں توجہ دلائی ہے کہ (اے ایمان والو رکوع کرو) (اے ایمان دارو) کامل توحید اختیار کرو اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھا کرو تمہارا کتنا ہی کوئی عزیز ہو اگر وہ تم سے علیحدہ ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی محبت تمہیں حاصل ہے تو تمہیں خدا تعالےٰ پر اتنا یقین ہونا چاہیئے اور اتنا توکل ہونا چاہیئے کہ تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ کوئی شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پھر فرماتا ہے (...) تم سجدہ کرو۔ یہاں بھی سجدہ سے مراد نماز والا سجدہ نہیں۔ کیونکہ آگے فرمایا ہے (...) تم اپنے رب کی عبادت کرو اور عبادت میں سجدہ خود شامل ہوتا ہے۔ پس یہاں سجدہ سے مراد اطاعت اور فرمانبرداری ہے اور اسجدوا کے معنے یہ ہیں کہ تم اپنے ماں باپ اور بزرگوں اور حکومت کی اطاعت کرو یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اپنے اندر نظم پیدا کرو۔ کبھی اپنے اندر بغاوت کی روح نہ آنے دو اور نہ اپنے خاندانی بزرگوں سے بغاوت کرو اور نہ حکومت کے عمّال سے بغاوت کرو۔ بلکہ ہمیشہ اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو (...) اور اپنے رب کی عبادت کرو (...) اور ہمیشہ سب سے اچھا کام کرنے کی کوشش کرو۔ خیر کے معنے عربی زبان میں صرف نیکی کے نہیں ہوتے بلکہ اس کے معنے ایسے فعل کے ہوتے ہیں جن میں وہ کمالات اور خصائص پائے جائیں جو اس کام کے مناسبِ حال ہوں (اقرب) پس وافعلوا الخیر کے یہ معنی نہیں کہ نیکی کرو بلکہ (اس) کے یہ معنی ہیں کہ

خصوصی دعا کی درخواست

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) تحریر فرماتی ہیں:۔

"امریکہ سے برادرم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دی ہے کہ ان کی بیگم صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ٹخنہ کی ہڈی پاؤں پھسلنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ منگل کے روز سرجری کر کے ہڈی جوڑی جائے گی۔

بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے سرجری کامیاب کر کے ہر طرح کی تکلیف کو دور فرمائے۔

اسی طرح برادرم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت بھی ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔"

ولادت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں:۔

"احباب کی اطلاع کے لئے نہایت مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جنرل سیکرٹری لجنہ پاکستان مکرمہ صفیہ خالد گورائیہ صاحبہ کو ۳؍اکتوبر بروز جمعرات بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نواسہ ہے۔ مکرم خالد گورائیہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا بیٹا اور چوہدری محمد ابراہیم صاحب گورائیہ کا پوتا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو زندگی عطا فرمائے اور نیک بنائے۔"

اعلان دارالقضاء

(مکرم شریف احمد صاحب ترکہ مکرم پروفیسر محمد الدین صاحب)

مکرم شریف احمد صاحب مکان ۱۴/۵ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم پروفیسر محمد الدین صاحب بقضائے

باقی صفحہ ۷ پر

"تم سب سے اچھے اعمال بجا لاؤ (...) تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ نومبر ۱۹۵۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ر اخاء ۱۳۷۰ ہش — ۱۶ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

دُعا اور پھر دُعا

یہ تو اللہ تعالیٰ کو ہر وقت معلوم ہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور یہ بھی اسے معلوم ہے کہ ہم چاہتے کیا ہیں۔ بیمار ہیں تو شفا چاہتے ہیں۔ بھوکے ہیں تو غذا چاہتے ہیں۔ بے روزگار ہیں تو روزگار کا مسئلہ ہے۔ پریشان ہیں تو سکون کی ضرورت ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اسے "بتاتے" ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ اس کا نام دُعا ہے۔ خدا تعالیٰ سے اپنی کیفیت کا ذکر کر کے جو چاہتے ہیں وہ مانگا جائے۔ جو لوگ دُعا کے فلسفہ سے ناواقف ہیں وہ سمجھتے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کیوں "بتایا" جائے اور اس سے کیوں مانگا جائے۔ وہ ان لوگوں کا بھی حوالہ دیتے ہیں جو کبھی دُعا کرتے ہی نہیں۔ اس کے باوجود بیمار ہوں تو تندرست ہو جاتے ہیں۔ پریشان ہوں تو سکون مل جاتا ہے۔ بے روزگار ہوں تو روزگار مل جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ان لوگوں کو یہ چیزیں از خود مل جاتی ہیں تو ہم کیوں دُعا مانگیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی کو دُعا کے بغیر کچھ مل جاتا ہے۔ چلو مانا کہ بہت کچھ مل جاتا ہے تو یہ اس شخص کی خوبی نہیں جسے مل جاتا ہے۔ یہ اس کی خوبی ہے جو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ نے تو خود ہی فرمایا ہوا ہے کہ وہ بن مانگے بھی دینے والا ہے۔ لیکن جو شخص مانگتا ہے اور اسے مل جاتا ہے۔ یہ اس شخص کی خوبی ہے۔ اس نے اپنی عبودیت کا اظہار کیا۔ اس نے اپنے صحیح مقام کو پہچانا اور اس نے خدا تعالیٰ کی قدر بھی جانی۔ اس کا ایمان بھی بڑھا اور خدا تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھا۔ یہ بات ہے خدا کو ماننے والوں کی۔ جو مانتے ہی نہیں ان کا تو ذکر ہی نہیں ہو رہا۔ پس اپنے حالات بتانا اور خدا تعالیٰ سے مانگنا ہماری عبودیت کا اظہار ہے اگر ہم واقعی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے بندے سمجھتے ہیں۔ جو ہم واقعی ہیں۔ تو پھر ہمارا کام مانگنا ہے۔ اور مانگتے رہنا ہے۔ بلکہ اپنی لاعلمی میں یہ سمجھنے کے باوجود کہ ہمیں کچھ نہیں ملا مانگتے رہنا ہمارا کام ہے۔

خدا سے مانگتے رہنے کی ایک یہ صورت بھی ہے کہ جن کو جانتے ہیں ان کے لئے بھی مانگیں اور جن کو نہیں جانتے ان کے لئے بھی مانگیں۔ جو حاضر ہیں ان کے لئے بھی اور اور جو غائب ہیں ان کے لئے بھی بلکہ غائب کے لئے زیادہ۔ اپنے سے بھی زیادہ۔ یہ امر خدا کو بہت مرغوب ہے۔

تدبیر تو کرتا ہوں لیکن تدبیر کوئی تقدیر نہیں
تقدیر سے جب تک مل نہ سکے تدبیر کی کچھ تعبیر نہیں
یہ بات سمجھنے والی ہے مفہوم بدلتے رہتے ہیں
کچھ لوگ جسے تعمیر کہیں اوروں کیلئے تعمیر نہیں

ابوالاقبال

مرے شانے پہ رکھا ہے ترا ہات
بہت پُرکیف ہے تیری ملاقات

وطن کو تُو نے چھوڑا لیکن اب بھی
مہکتے ہیں تری خوشبو سے ذرّات

دیارِ غیر میں تُو، مَیں یہاں ہوں
ترے انفاس سے مہکی ہے یہ رات

سرورِ زیست تیرے ہاتھ کا لمس
مکیّف ہیں مری ہستی کے لمحات

اگرچہ درمیاں ہے بحرِ ذخّار
جُدا پھر بھی نہیں مجھ سے تری ذات

اُسی کی آیتِ روشن ہے تُو بھی
لکھی ہیں برگِ گل پر جس کی آیات

نہ حُسنِ دلرُبا نے ہار مانی
نہ میرے عشق کی بازی ہوئی مات

یہ سب کچھ تو ہُوا اعجاز لیکن
گیا مارا دلِ مجبور ہیہات

سعید احمد اعجاز

یومِ تحریکِ جدید ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک

امسال (۱۹۹۱ء) مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا کہ " وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

اس کی تعمیل میں آپ سے درخواست ہے کہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک یومِ تحریک جدید منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقع پر امراء / صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریکِ جدید کے مطالبات اور ان کی حکمتِ عمل بیان کی جائے۔

اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضالِ الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

کمیونزم — آئندہ علمی ترقی میں روک

کمیونزم کے نتیجہ میں علمی ترقی کی بندش ہو جاتی تھی۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ایک لیکچر جو آپ نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل ۲۳، ڈیوس روڈ لاہور میں احمدیہ کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کی دعوت پر دیا تھا فرماتے ہیں۔

تیسرا نقص کمیونزم میں یہ ہے کہ اس نظام کی وجہ سے جو کمیونزم نے قائم کیا ہے گو روٹی کپڑا ملتا ہے مگر اس کا ایک بہت بڑا نقص یہ ہے کہ اس سے آئندہ علمی ترقی بالکل رک جائے گی۔ اس لئے کہ روٹی اور کپڑے کے لئے جتنا روپیہ ایک شخص کو ملتا ہے وہ اتنا ناکافی ہوتا ہے کہ اس میں سفر کرنا اور دنیا میں پھرنا ایک کمیونسٹ کے لئے بالکل ناممکن ہے۔ جب تک روسیوں کو اقتصادیات میں حریتِ شخصی حاصل تھی وہ اپنے روپیہ کا ایک حصہ مختلف سفروں کے لئے رکھ لیتے تھے۔ وہ دنیا میں پھرتے تھے مختلف ملکوں اور قوموں میں گھومتے تھے غیر اقوام سے مل کر ان کے حالات کا جائزہ لیتے تھے اور پھر ان معلومات سے خود فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور دوسروں کے فائدہ کے لئے ان معلومات کو اپنے ملک میں شائع کر دیتے تھے۔ اور ملک کے لوگ ان کی معلومات سے فائدہ اٹھا کر ترقی کی شاہراہ کی طرف پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ قدم بڑھانے لگتے تھے یہی حقیقی مدرسہ ملکوں کی علمی ترقی کے لئے قانونِ قدرت نے قائم کیا ہے۔

اور اس سے بڑھ کر قومیں ترقی کی طرف قدم اٹھاتی چلی آئی ہیں۔ قرآن کریم نے بھی بار بار مختلف ملکوں کی سیر اور ان کے حالات دیکھنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نقطہ نگاہ وسیع نہیں ہوتا اور مختلف ممالک کے علوم کا آپس میں تبادلہ نہیں ہوتا۔ مگر اب کمیونسٹ سسٹم کی وجہ سے ان کا لوگوں سے ملنا، دنیا کے حالات معلوم کرنے کے لئے مختلف ممالک میں پھرنا بالکل ناممکن ہو گیا ہے۔ اور جہاں جہاں کمیونزم پھیلے گا۔ یہی نتیجہ وہاں بھی پیدا ہو گا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ قوم میں ذہنی تنزل واقع ہو جائے گا۔ کمیونسٹ گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ تو دوسرے ملکوں میں دیکھا جا سکتا ہے مگر کمیونسٹ خیالات سے کسی عام روسی کی شکل دیکھنا اب لوگوں کے لئے ایسا ہی ہو گیا ہے جیسے ہُما کی تلاش ہوتی ہے۔ مجھے وسیع ذرائع حاصل ہیں مگر اب تک مجھے بھی کسی آزاد روسی کمیونسٹ کو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہاں حکومت کے نمائندے مل جاتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ لوگوں کے پاس کوئی زائد روپیہ رہنے ہی نہیں دیا جاتا۔ روٹی اور کپڑے کی ضروریات کے علاوہ جو کچھ ہوتا ہے حکومت لے جاتی ہے اور لوگ بالکل خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب حکومت اپنے نمائندے باہر بھجوا دیتی ہے تو ان کے ذریعہ سے غیر ملکی خیالات اور ایجادات ملک میں آ سکتی ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ

۱۔ اول حکومت کا نمائندہ انہی باتوں کے اخذ کرنے پر مجبور رہے جن کے لئے حکومت اسے بھجوائے۔

۲۔ انسانی ذہنوں اور میلانوں میں بے انتہا فرق ہے۔ کسی شخص کا اپنے شوق سے جانا اور اپنے میلان کے مطابق ایک بات کو اخذ کرنا یہ بالکل مختلف ہے اس سے کہ حکومت خود جس کو کسی شخص کو بھجوائے۔ ایسا منتخب کردہ شخص ہر میلان والے گروہ کی ترقی کا سامان پیدا نہیں کر سکتا۔

۳۔ خود مختلف ممالک کے لوگوں کا کثرت سے باہم ملنا انسانی دماغ کی ترقی اور صلح اور امن اور اتحاد پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اس نظام کی وجہ سے اس کا راستہ بالکل مسدود کر دیا گیا ہے۔

اس وقت جو آزاد روسی باہر ملتے ہیں۔ وہ یا تو کمیونزم کے مخالف ہیں جو اپنے ملک کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں یا وہ کمیونسٹ ہیں جو حکومت کی طرف سے پراپیگنڈہ کے لئے مقرر ہیں۔ لیکن اپنے اثر کو وسیع کرنے کے لئے غیر ملکوں میں جا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ وہ آزاد روسی ہیں۔ اور حکومت سے ان کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ جب زائد روپیہ عوام کے پاس ہوتا ہی نہیں تو وہ دور دراز کا سفر کس طرح کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا کراچی سے لاہور آتے ہوئے مجھے ایک دوست نے بتایا کہ ایئر کنڈیشنڈ کمپارٹمنٹ میں ایک روسی ہے جو اپنے آپ کو آزاد سیاح بتاتا ہے۔ اور کمیونزم کی تائید میں بہت کچھ پراپیگنڈہ کر رہا ہے۔ میں نے اس دوست سے کہا کہ اس سے کہو کہ تمہارا آزاد روسی ہونے کا دعویٰ سراسر جھوٹا ہے۔ تمہارے نقطہ نگاہ سے میں ایک بڑا زمیندار ہوں مگر میں سیکنڈ میں سفر کر رہا ہوں۔ تمہارے ہاں تو بڑے زمیندار ہوتے ہی نہیں۔ تم کسان ہو کر یا مزدور ہو کر کس طرح اتنے دور دراز علاقے کا سفر اس عیاشی کے ساتھ کر رہے ہو۔ اگر تمہارا مزدور اور کسان ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں ہزاروں میلوں کا سفر کر رہا ہے تو ہندوستان کے ان لوگوں کے خلاف تمہارا جوش کس امر پر مبنی ہے جو تم سے بہت کم آرام حاصل کر رہے ہیں اور جن کا حال درحقیقت تمہارے مزدوروں کا سا ہے۔ تم سے جو درحقیقت حکومت کے گماشتے ہو ان کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ کیونکہ تمہاری دولت اور ان کے گذارہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

کمیونزم۔ نئے دولت مند

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے اپنے ایک لیکچر جو ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور میں مسٹر رامچندر منچندا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کی صدارت میں دیا۔

فرماتے ہیں:۔

مساوات کے دعویٰ کی عملاً تغلیط

پھر کمیونزم میں جو مساوات پائی جاتی ہے۔ اس کا اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ موسیو سٹالن نے اسی جنگ کے ایام میں مسٹر چرچل سے ایک ملاقات کے موقعہ پر ان کے اعزاز میں ایک دعوت دی تو اس موقعہ پر بڑی تعداد میں کھانے تیار کئے گئے۔ جو موسیو سٹالن اور ان دوسرے لوگوں نے کھائے جو اس دعوت میں شریک تھے۔ مسٹر چرچل جب انگلستان واپس گئے تو کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس دعوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر کہا کہ کاش مجھے اپنے (CAPITALIST) کیپیٹلسٹ ملک میں وہ کھانے میسّر آتے جو پرولیٹری ایٹ حکومت میں مجھے کھانے کو ملے۔ اگر وہاں واقعہ میں مساوات پائی جاتی ہے تو کیا ماسکو کے ہر شہری کو اسی طرح ساٹھ ساٹھ کھانے ملا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو یہ امور صاف طور پر بتاتے ہیں کہ کامل مساوات کا سوال ابھی حل نہیں ہوا اور نہ حل ہو گا۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ مجبوری تھی۔ کیونکہ ان جنگ کے دنوں میں انگلستان کی حکومتی دعوتیں بھی بہت سادہ ہوتی ہیں۔ اس سے بہت سادہ دعوت بھی کافی ہو سکتی تھی۔ مگر اصل میں تو روسی دبدبہ دکھانا مدنظر تھا اور یہی جذبہ مساوات کی روح کو کچلنے کا موجب ہوا کرتا ہے۔

دوسرے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ مساوات کے معنے روس میں بدل رہے ہیں۔ اور ایک نیا طبقہ امراء کا وہاں پیدا ہو رہا ہے۔ جس کی بنیاد کمیونسٹ پارٹی میں پیدا کئے ہوئے رسوخ پر ہے۔ پس مساوات کی شکل بدلی ہے۔ چیز اسی طرح قائم ہے۔ جس طرح پہلے تھی۔

اس تقریر کے مسودہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک خبر روس کی اس عدم مساوات کے بارے میں ملی ہے۔ جسے میں اس جگہ نقل کر دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرے مضمون کے اس حصہ پر روشنی ڈالتی ہے اور اس کی تائید میں ہے۔

آسٹریلیا کے مشہور اخبار ''سن'' نے اپنے کینبرا کے نامہ نگار کی رپورٹ پر یہ خبر شائع کی ہے کہ آسٹریلین وزیر متعینہ روس نے اپنی رخصت کے ایام میں آسٹریلیا کی پارلیمنٹری سینسر پارٹی کی ایک مجلس میں مندرجہ ذیل واقعات بیان کئے۔

۱۔ روس میں ایک نئی دولت مندوں کی جماعت پیدا ہو رہی ہے۔ کیونکہ عام لوگوں کی نسبت کمیونسٹ پارٹی کے سربرآوردہ ممبروں اور صنعتی ماہروں سے بہت ہی زیادہ بہتر سلوک کیا جاتا ہے۔

۲۔ ریسٹورانوں میں پانچ قسم کی غذا تیار ہوتی ہے۔ جس کے ٹکٹ کمیونسٹ پارٹی میں رسوخ اور کام کی نوعیت کے مطابق تقسیم ہوتے ہیں (یعنی اول درجہ کو اول درجہ کا کھانا۔ دوسرے درجہ والے کو دوسرے درجہ کا کھانا اور اسی طرح آخر تک)

۳۔ یہ کہ ان امتیازی سلوکوں کے نتیجہ میں افراد کے درجوں کا فرق ویسا ہی نمایاں ہے جیسا کہ زارِ روس کے زمانہ میں تھا۔

۴۔ یہ کہ جہاں دوسرے ملکوں میں بلیک مارکیٹ چور تاجر چلاتے ہیں۔ روس میں خود حکومت کی طرف سے علی الاعلان یہ مارکیٹ جاری ہے۔

۵۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے عہدے والے لوگ قریباً ہر چیز حاصل کر سکتے ہیں جبکہ عام کاریگر اپنی ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔

باقی صہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

خاموش سپاہی

فرنٹیئر پوسٹ کے اعجاز حیدر کو انٹرویو دیتے ہوئے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد یوسف جو SILENT SOLDIER "خاموش سپاہی" کے مصنف ہیں اور افغان سیل انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس۔آئی) کے سابق سربراہ ہیں نے کہا ہے کہ جب صاحبزادہ یعقوب خان وزارت خارجہ کے سربراہ تھے تو اس وقت افغانی جہاد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔

بریگیڈیئر یوسف کی کتاب نے اس سلسلے میں ایک ہلچل مچا دی کہ ضیاء الحق اور اختر عبدالرحمان سے بیٹوں میں آپس میں چپقلش پیدا ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ اس کی ساری ذمہ داری وزارت خارجہ پر ہے اور اس کی بھی کہ افغان گروہوں میں امریکہ کے احکام کی بنا پر چپقلش پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ جنرل صدر ضیاء کے علم کے بغیر وزارت خارجہ ایسا کس طرح کر سکی تو انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ وزیر خارجہ اور صدر ضیاء آئی ایس آئی سے بالا بالا بات کرتے تھے۔ مثال کے لئے انہوں نے ظاہر شاہ کا نام لیا اور پوچھا کہ یہ بات کس نے شروع کی تھی۔ صاحبزادہ یعقوب خان پاکستان سے باہر آفندی سے ملے تھے اور یہ ملاقات مشرق وسطیٰ کے کسی ملک میں ہوئی تھی تو یہ بات چلائی گئی تھی۔ آئی۔ایس۔آئی سے یہ بات پوشیدہ رکھی گئی۔ اور یہ اس لئے کیا گیا تا کہ مجاہدین کے اتحاد کو توڑا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا کہ جنرل ضیاء نے اس سلسلے میں کیا کردار ادا کیا لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ بات ان کے ساتھ گفت و شنید میں نہیں لائی جا سکی۔

جنرل اختر کو ترقی دینے کی بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یہ دراصل ان کو اس جگہ سے ہٹانے کے لئے تھا۔ جنرل ضیاء نہیں چاہتے تھے کہ افغانستان کی فتح کا سہرا کسی اور کے سر ہو۔ جنرل ضیاء کو اس سلسلے میں صرف اتنا ہی تعلق تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ پانی اپنے صحیح درجے پر ابلنا شروع کرے اور وہ اسکے علاوہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ ان کے پاس بہت سی دوسری ایسی باتیں تھیں جنہوں نے انہیں متفکر کر رکھا تھا۔ جنرل اختر کی تبدیلی کو انہوں نے اس سلسلے میں سب سے زیادہ مضر بات بتایا۔

بی بی سی کا نیا پروگرام

امریکہ کی کیبل نیوز نیٹ ورک تو ۱۹۸۲ء سے ایشیا میں دن رات خبریں اور عالمی رپورٹیں پہنچانے میں مصروف ہے اب بی۔بی۔سی۔ کے نئے پروگرام جو پندرہ اکتوبر سے شروع ہوئے ہیں۔ انہیں اپنے لئے ایک بہت بڑا چیلنج سمجھتی ہے۔ ایشیا میں دنیا کی تقریباً نصف آبادی رہتی ہے۔ اور اتنے بڑے خطے کو خبریں اور رپورٹیں پہنچانے میں CNN کو جو چیلنج اب درپیش ہے اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ کون بازی لے جائے گا۔ اس سسٹم کو ٹرنز براڈ کاسٹنگ سسٹم کہا جاتا ہے۔ اور اسکے ذریعے چوبیس گھنٹے سروس جاری رہتی ہے اور بار بار وہی خبریں اور رپورٹیں دہرائی جاتی ہیں تا کہ جو ایک وقت میں نہیں دیکھیں اور سنیں وہ دوسرے وقت میں دیکھ اور سن لیں۔ بی۔بی۔سی۔ نے اب جو پروگرام بنایا ہے اسکے لئے وہ اب ۸۵ لاکھ افراد کو پہنچانا چاہتے ہیں۔ ایشیا میں تقریباً ۱۷ کروڑ افراد ایسے ہیں جو آسانی کے ساتھ اور روانی سے انگریزی بول سکتے ہیں۔ اس ساری آبادی کے ۵ فیصدی تک پہنچنے کا ابتدائی پروگرام ہے بی بی سی کے ورلڈ سروس ٹیلی وژن کے چیف ایگزیکٹو کرسٹوفر اروِن نے یہ خبر دی ہے۔ دراصل اروِن سنگاپور میں تھے اور وہاں اس بات پر لیکچر دینے گئے تھے۔ کہ بی۔بی۔سی کسطرح سی۔این۔این کا متبادل پیش کرنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ خبروں کو صرف سی۔این۔این کے حوالے کر دیا جائے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہماری خبروں کا رُخ سی این این سے مختلف ہوگا۔ بی بی سی اس بات کے لئے مشہور ہے کہ وہ صحافت کی گہرائی میں جاتی ہے اور غیر جانبدارانہ باتیں پیش کرتی ہے۔ مسٹر اروِن نے کہا۔ ایشیا کے مختلف علاقوں میں وسے (VESEY) دورہ کر کے لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سی۔این۔این۔ کا کسطرح مقابلہ کیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم پروگراموں کا زیادہ پس منظر پیش کریں گے۔ زیادہ ممالک کی طرف نظر رکھیں گے اور زیادہ علاقوں کو زیر نظر رکھیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بالکل درست لوگ درست جگہوں پر رکھے جائیں تا کہ ان کی کہانی یعنی ان کی پیش کردہ خبریں دوسروں سے پہلے پیش کی جا سکیں۔ "وسے" نے یہ بھی کہا کہ ہمارے سامنے کوئی عدد نہیں ہے کہ ہم نے کتنے لوگوں تک پہنچنا ہے ہمارے پاس اسوقت سب سے زیادہ سننے والے جاپانی ہیں جہاں ایک لاکھ پچاس ہزار گھروں میں کیبل ٹیلیوژن دیکھا جاتا ہے۔ لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ان علاقوں میں ہمارے پروگرام چرائے بھی جاتے ہیں۔ اور دوسرے ٹیلیوژن کے لوگ اسے اپنا بتا کر نشر کر دیتے ہیں۔

کراچی میں دھماکے

گذشتہ دنوں کراچی میں ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر دھماکے ہوئے۔ جن میں سے بعض خاصی شدت کے دھماکے تھے یہ سب دھماکے حکومت کی عمارات کے قریب کئے گئے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ یہ دھماکے ان کے خلاف احتجاج نہیں ہے۔ بلکہ ملک کے خلاف غداری کی علامت ہیں۔ جب کہ نوابزادہ نصر اللہ خان جو پی۔ڈی۔پی کے صدر ہیں نے کہا ہے کہ اب جب کہ وزیر اعلیٰ سندھ اپنے تمام دعووں کے باوجود اپنے صوبے میں امن و امان قائم نہیں کر سکے۔ تو انہیں مزید حکومت کرنے کا موقعہ نہیں دیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ حکومت اپنے مخالفین کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور تشدد پسند لوگ آزادی سے صوبے میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے گذشتہ دنوں کراچی میں ہونے والے دھماکوں کی طرف اشارہ کیا۔ جام صادق علی کا کہنا ہے کہ وہ اپنے کسی مخالف کے خلاف کارروائی نہیں کرتے۔ جن لوگوں پر دہشت گردی کی کارروائیاں کرنے کا شبہ ہوتا ہے ان ہی کو ان کی حکومت حراست میں لیتی ہے۔ اور اگر جرم ثابت نہ ہو تو انہیں باعزت طور پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

آسٹریلین وزیر نے اس خبر کے شائع ہونے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہماری حکومت اور روس کے درمیان تعلقات خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس خبر کا انکار نہیں کیا گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکار سیاسی ہے حقیقی نہیں۔ یہ خبر وضاحت سے اس اندازہ کی تصدیق کرتی ہے جو میں نے اپنے لیکچر میں سوویٹ روس کے مستقبل کے متعلق لگایا تھا۔ کہ آئندہ ایک نیا طبقہ امراء کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ لیاقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ظاہر ہے کہ چونکہ اسلامی حد بندیاں اس ممتاز پردہ کو حدود کے اندر رکھنے کے لئے کیمونزم میں موجود نہیں یہ طبقہ کیمونسٹ حکومتوں کو پھر پرانے اصول کی طرف لے جائے گا۔ اور کیمونسٹ کی بغاوت کا صرف ایک ہی نتیجہ نکلے گا کہ روس کو اقوام عالم میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ اور امپیریلسٹ حکومتوں کی نفع اندوزی میں وہ بھی شریک ہو جائے گا۔ اور ورلڈ پرولیٹیریٹ یعنی دنیا کی حکومتِ عوام کا اصل ایک خواب کی شکل میں تبدیل ہو جائے گا۔ ایسا خواب جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوا۔ کیونکہ کیمونزم فلسفہ انسانی ہمدردی کے اصول پر نہیں بلکہ زار کی حکومت سے انتقام کے اصول پر مبنی ہے۔

ہمدردی خلائق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا "اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰-۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اُس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اُس نے اُس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اُس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اُس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

مولانا شیخ مبارک احمد۔ امریکہ

محترم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب

ماہ مئی ۱۹۷۳ء کی بات ہے۔ خاکسار ان دنوں ربوہ مرکز سلسلہ میں مقیم تھا ایک رات بار بار یہ الفاظ زبان پر جاری ہوتے رہے۔ ڈاکٹر لعل دین چلا گیا ڈاکٹر لعل دین چلا گیا اور پھر آخر میں: آہ ڈاکٹر لعل دین چلا گیا۔ بیدار ہوا تو پریشانی ہوئی۔ اگلی صبح تحقیق شروع کی تو معلوم ہوا کہ محترم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب جو جماعت احمدیہ کمپالہ (یوگنڈا) کے صدر جماعت تھے۔ کینیڈا میں ان کی وفات ہوگئی ہے۔ اس خبر سے صدمہ ہوا۔ مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ کو تسلیم کرتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا لیکن اس بات کی کھوج میں رہا کہ خواب میں مکرم ڈاکٹر صاحب کے متعلق "آہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کی وفات سے احساس ہوا۔ اس احساس کی کیا خاص وجہ ہو سکتی ہے۔ کیوں ترس آیا۔

گذشتہ دنوں جولائی ۹۱ء کے شروع میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس سے پہلے جماعت امریکہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ ڈیٹرائٹ میں۔ یہ جون کے آخر میں تھا۔ اس جلسہ میں بھی سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی بابرکت شمولیت اور زیارت سے حظ اٹھایا اور پھر یہاں سے ہی کینیڈا کے جلسہ میں بھی شرکت کے لئے چلا گیا۔ کئی احباب کاروں پر ٹورانٹو جا رہے تھے۔ خاکسار کو بھی ایک عزیز نے لفٹ دی اور کینیڈا کی جماعت کے جلسہ میں شمولیت نصیب ہو گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اللہ تعالیٰ کی نصرت ہر آن آپ کے شامل حال ہو۔ کی زیارت اور ارشادات عالیہ سے مستفید ہوا۔ جلسہ کے بعد ٹورانٹو سے ایک سو میل کے فاصلہ پر کینیڈا کا شہر لندن ہے۔ مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کی بیٹیاں اور ان کے بعض دوسرے عزیز وہاں مقیم ہیں۔ ایک مرتبہ پہلے بھی ان کے ذریعہ اور اس دفعہ بھی محترم ڈاکٹر صاحب کی قبر پر جا کر ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی۔ ان کی بڑی بیٹی عزیزہ رشیدہ احمد اور ان کے بیٹے عزیز اقبال سے ایک لمبی داستان محترم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کی یوگنڈا سے آنے کی اور یہاں پہنچنے کی سُنی۔ ننگ انسانیت ظالم عیدی امین کے دورِ حکومت میں یوگنڈا سے غیر ملکیوں کو نکلنا پڑا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی وہاں بہت بڑی جائیداد تھی۔ مکانات تھے۔ کافی کا فارم تھا اور بہت کامیاب ڈاکٹر تھے ۱۹۲۷ء سے یوگنڈا میں پریکٹس کر رہے تھے۔ بہت ہر دلعزیز ڈاکٹر تھے۔ قریباً ایک کروڑ روپیہ کی جائیداد اور املاک تھیں۔ ان سب سے محروم ہو کر اور جو کچھ ساتھ لاتا کسی صورت میں ممکن تھا وہ ہوائی جہاز سے ہی غائب۔ جب کینیڈا آئے تو خالی ہاتھ۔ ادھر لڑکیوں کی حالت بے کسی کی۔ خود بھی ظاہری حالت کے لحاظ سے صفر الیدین۔ آتے ہی انتہائی صدمہ کے باعث بیمار ہو گئے اور چند دن میں ہی اس دنیا فانی سے خالی ہاتھ گئے۔ ان دنوں جماعت بھی وہاں بہت مختصر تھی۔ اور لندن (کینیڈا) میں سوائے ان کے بیٹے اور بیٹیوں کے کوئی اور احمدی بھی نہ تھا۔ جنازہ ایک مصری عالم نے پڑھایا اور نماز جنازہ میں یہ بچے شامل ہوئے۔ اس غریب الوطنی کی وفات کی روئیداد سن کر عاجز کو بے حد صدمہ ہوا۔ آنکھوں میں آنسو اور دنیا کی بے ثباتی کا عالم ظاہر ہوا۔ دعا کی بھی اس خاندان کے لئے توفیق ملی اور یہ عقدہ بھی کھلا کہ "آہ ڈاکٹر لعل دین چلا گیا" جو خواب میں آیا تھا۔ "آہ" کی خاص وجہ ڈاکٹر صاحب کی بے کسی۔ غریب الوطنی میں وفات تھی۔ اگلے دن خاکسار نیو اورلینز اپنے عزیزوں کو ملنے جا رہا تھا۔ ہوائی جہاز میں بیٹھا حضرت امام جماعت احمدیہ اول اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو کی خود نوشت سوانح مرقاۃ الیقین پڑھتا جا رہا تھا آپ نے اپنے ایک دوست کا واقعہ لکھا کہ اگرچہ وہ تھا تو ایسا ویسا۔ لیکن وہ اپنے وطن سے کہیں دور چلا گیا اور اس کا علم نہ ہو سکا۔ بمبئی وغیرہ کے علاقہ میں اور فوت ہو گیا۔ بے کسی کے عالم میں۔ کس مپرسی کی صورت حال میں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نور الدین اعظم نے خواب میں اسے دیکھا کہ وہ جنت میں پھر رہا ہے۔ "تم یہاں کیسے؟" کہنے لگا اللہ تعالیٰ کو میری غریب الوطنی پر ترس آیا اور اس کی رحمت نے مجھے جنت میں پہنچا دیا۔ خاکسار نے مرقاۃ الیقین میں جب یہ واقعہ پڑھا تو خیال آیا محترم ڈاکٹر لعل دین احمد تو جماعت احمدیہ کمپالہ کے یوگنڈا چھوڑنے تک صدر رہے۔ غریب پرور تھے۔ غریبوں اور کم آمد والوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ بعض کلینکس میں ہفتہ میں ایک یا دو دن ان تنظیموں سے تعلق رکھنے والوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ نمازی تھے۔ تہجد بھی پڑھتے اور تہجد میں جب روتے تو گھر کے بچے بعض دفعہ پریشان ہوتے۔ اپنی امی کو بتاتے ابا رو رہے ہیں۔ ماں تسلی دیتی خدا سے دعا مانگ رہے ہیں خاکسار نے ۲۷ برس مشرقی افریقہ کے قیام میں دیکھا کئی نیکیاں انہوں نے ایسی کیں جو رضاء الٰہی کے حصول کا موجب تھیں۔ وغیرہ وغیرہ بڑی لمبی تفصیل ہے۔ جس کا آگے چل کر خاکسار کچھ مزید ذکر کرے گا ایسا آدمی جو اپنوں اور غیروں میں خدمت خلق کے بھرپور کاموں کی وجہ سے مقبول اور ہر دلعزیز تھا اس کی بے کسی کی حالت میں وفات پھر غریب الوطنی میں وفات ایسی وفات نہ تھی جو ہمارے رحیم و کریم مولا کی رحمت کو جوش میں نہ لاتی۔ مجھے یقین ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی اس غریب الوطنی اور بے کسی کی حالت میں وفات پر خدائے رحمٰن و رحیم کو رحم آیا اور خاص ترس آیا اور بتلایا "آہ ڈاکٹر لعل دین چلا گیا"

محترم ڈاکٹر صاحب کا اپنے اہل و عیال سے بھی بہت پیار کا سلوک تھا۔ اپنی اہلیہ سے بھی۔ خاکسار کو متعدد مرتبہ کمپالہ میں ان کے ہاں قیام کا موقع ملا۔ اور محسوس کیا کہ یہ گھرانہ امن و سلامتی کا گھرانہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب عیسائیوں کے RUBAGA ہسپتال میں ہفتہ میں دو دفعہ جاتے اور مفت خدمت انجام دیتے۔ اسماعیلیہ کمیونٹی کے کلینک میں ہفتہ ایک بار جاتے اور اس خدمت کا کوئی معاوضہ ان سے نہ لیتے۔ ہز ہائی نس سلطان محمد شاہ آغا خاں کو آپ کی اس خدمت کا بے حد احترام تھا۔ ڈاکٹر صاحب ایک دفعہ سوئٹزرلینڈ گئے اور بیمار ہو گئے۔ تو ہز ہائی نس کو علم ہوا تو فوراً اپنے خاص ڈاکٹر سے وقت لے کر ڈاکٹر صاحب کا چیک اپ کرایا۔ جب کبھی ہز ہائی نس دورہ پر آتے تو اپنے سٹاف کے علاج کے لئے ڈاکٹر صاحب کو یاد فرماتے۔ عیسائیوں کے ہسپتال میں ایک دفعہ ایک خاص قسم کی پلیگ سے دو نرسیں بیمار ہو گئیں۔ موت ہوتی لگ رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے توجہ سے ان کا علاج کیا۔ وہ تندرست ہو گئیں۔ اور موت سے بچ گئیں۔ اس واقعہ کا ذکر انہوں نے اپنے بشپ سے کیا کہ ڈاکٹر علاج کے ساتھ کچھ پڑھتا بھی تھا۔ بشپ نے ڈاکٹر صاحب سے ساری تفصیل معلوم کی تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہاں میں ساتھ ساتھ دعا بھی کرتا تھا۔ بار بار دعا کرتا رہا۔ سارے عرصہ علاج میں۔ اس کا ذکر جب پوپ وہاں آئے تو ان سے بھی ہوا۔ چنانچہ بعد میں ویٹیکن میں ایک سیمینار ہوا۔ اس میں موضوع یہ تھا "کیا دعا کام کرتی ہے یا دوا؟" ہمارے ڈاکٹر صاحب کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی پھر ان نرسوں کا ذکر آیا۔ انہوں نے بتایا کہ دوا کو موثر کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ دعا سے انقلاب آتا ہے۔ ناممکن سے ممکن ہو جاتا ہے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

ویٹیکن کے سیمینار میں بفضل خدا ڈاکٹر صاحب کو دعا کی برکت کا پیغام احسن رنگ میں پہنچانے کا موقع ملا۔

حضرت چوہدری صاحب کا ذکر آیا تو یہ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے جن دنوں آپ جنرل اسمبلی کے صدر تھے۔ آپ نے یوگنڈا کا بھی دورہ کیا۔ وہاں بیت الذکر کمپالہ تعمیر ہو چکی تھی۔ دیرینہ خواہش تھی کہ حضرت چوہدری صاحب سے اس کا افتتاح کرایا جائے۔ خاکسار نے اس کی بنیاد رکھی تھی اس بیت الذکر کی بنیادیں اور وہ بنیادیں جو قد آدم تھیں کھدوائیں اور پھر اپنی نگرانی میں بنیادوں کو تعمیر کرایا۔ ان دنوں عزیز حکیم محمد ابراہیم صاحب وہاں مربی تھے خاکسار کے ساتھ انہوں نے بھی خاص مدد کی۔ کیا خوب خادم دین تھا۔ چوہدری صاحب کی آمد سے یہ بھی فائدہ اٹھایا۔ شہر کے معززین شامل ہوئے اور بفضل خدا بیت الذکر کا بہت اہتمام سے ڈاکٹر صاحب کے زیر اہتمام افتتاح ہوا۔ حضرت چوہدری صاحب کا ان کی اس وقت کی حیثیت کے اعتبار سے گورنر سر کوہن کے ہاں گورنمنٹ ہاؤس میں حکومت کی طرف سے رہائش و مہمان نوازی کا انتظام تھا۔ حضرت چوہدری صاحب نے گورنر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہلا بھیجا کہ کمپالہ میں میرا ایک بھائی ڈاکٹر لعل دین رہتا ہے میرا قیام ان کے ہاں ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

البتہ آپ کار اور ڈرائیور میرے لئے بھجوا دیں۔ گورنر اور لیڈی کوہن تو ڈاکٹر صاحب کی شہرت سے پہلے ہی واقف تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کے اس پیغام سے مزید ان کے دل میں ڈاکٹر صاحب کے لئے احترام پیدا ہوا۔ اور عیدی امین کے ظالمانہ دور سے جب یہ خاندان بے بس ہوا اور صرف خواتین لڑکیاں اور دو ایک بچے نکلے اور لندن (انگلینڈ) آئے تو لیڈی کوہن کو علم ہوا کہ یہ خاندان اس حالت میں کمپالہ سے آیا ہے۔ انہوں نے فوراً ایک ہزار پونڈ کی رقم ان کو بھجوائی اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

بعد میں یہ کینیڈا چلے آئے اور ٹورانٹو سے یکصد میل کے فاصلے پر لندن نامی شہر میں آباد ہوئے یہ شہر چند لاکھ کی آبادی کا شہر ہے لندن (انگلینڈ) کے محلوں۔ سڑکوں پر اس شہر کے مختلف علاقوں کے نام ہیں۔ ڈاکٹر صاحب جس حد تک جماعتی خدمات کا تعلق ہے۔ بہت باقاعدگی سے ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مشرقی افریقہ کی ہر بیت الذکر میں انہوں نے عطیہ دیا۔ کمپالہ کی بیت الذکر کی تعمیر میں محترم ڈاکٹر صاحب نے باوجود اپنی طبی مصروفیات کے بہت وقت دیا۔ اخراجات کی رقم تو اس کے علاوہ ہے۔ بیت الذکر کے کام میں جب گھر بھی دیر سے جاتے تو بچے اور گھر والے کہتے بیت الذکر نے تو ابا جان کو باندھ لیا ہے۔ یہ کیا مصیبت ہے۔ جب یہ الفاظ ڈاکٹر صاحب نے سنے تو خلاف معمول غضب ناک ہوئے اور کہنے لگے "اگر بیت الذکر کی خاطر مجھے بچے بھی قربان کرنے پڑے تو قربان کر دوں گا۔ کیوں مجھے ایسے کہا ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حاصل کی پھر سیالکوٹ سے ایف ایس سی کیا۔ وہاں کے رہنے والے تھے اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور وہاں سے ایم بی بی ایس کیا۔ دینی تعلیم کا ذوق ہمیشہ رہا۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو ایک ایک ماہ کا درس قرآن دیتے تو اس میں باقاعدہ شامل ہوتے۔ اس کے نوٹس بہت عمدگی سے لکھے ہوتے تھے وہ کاپی اکثر مجھے دکھایا کرتے۔ خود بھی خوب تیاری کر کے درس دیتے۔ اس کا خاص شوق تھا۔ اپنے گھر میں ایک چھوٹا سا گول کمرہ بنوایا ہوا تھا۔ جس میں نمازیں پڑھتے اور جب وقت ملتا تو اس کمرہ میں ہی عبادت کرتے۔ غریبوں کو بالخصوص رمضان کے دنوں میں ان کے گھر جا کر کھانا پہنچاتے۔ قیدیوں کو بھی کھانے کی دیگ پکوا کر بھجواتے بعد میں قیام کمپالہ میں وہاں کی میونسپل کونسل کے ممبر بھی ہو گئے تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب سر امرناتھ میئر تھے ان سے آپ کے بہت تعلقات تھے۔ یوگنڈا میں ڈاکٹر صاحب ہفتہ میں ایک بار باہر دیہات میں ضرور جاتے خاکسار کو بہت دفعہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جانے کا موقع ملا۔ مختلف دیہات میں اور فارمز میں انہوں نے طبی اڈے بنائے ہوئے تھے وقت پر بیمار آتے۔ علاج کرواتے۔ خوب رقوم ادا کرتے۔ جب کسی گاؤں میں داخل ہوتے تو ضرور داخلہ شہر کی دعا باقاعدگی سے پڑھتے۔ ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اول اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو نے اس کی خاص تاکید کی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کے والد بزرگوار میاں محمد دین صاحب کانگڑہ اور دوسری پہاڑی علاقوں میں زیادہ تر رہے اور ملٹری کے ٹھیکے لیتے۔ بہت خوشحال تھے اور بزرگ تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب اپنے والدین کا بے حد احترام اور خدمت میں کوشاں رہتے۔ جب ان کی والدہ محترمہ کمپالہ آئی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب سونے سے پہلے ضرور اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ان کے پاؤں دباتے۔ یہ ان کا روز کا معمول تھا۔ خواہ سفر سے رات دیر سے آئیں۔ جب تک اپنی والدہ بزرگوار کا پاؤں نہ دبا لیتے سونے کے لئے نہ جاتے۔ ایسے خدا تو بھی اپنے فضل سے اس ماں باپ کے فرمانبردار اور ان کی بڑھاپے میں خدمت کرنے والے پر خاص رحم کر۔

محترم ڈاکٹر صاحب بڑے زبردست سپورٹس مین تھے۔ ہاکی کا بہت شوق تھا۔ ہاکی کی ٹیموں کے ممبر تھے۔ جب کبھی انڈیا یا پاکستان سے ہاکی کی ٹیم آتی ضرور ان کی ہر طرح سے تواضع کرتے۔ پاکستان کے ہائی کمشنر نواب صدیق علی صاحب اور اسی طرح افضل صاحب جب بھی یوگنڈا کے دورہ پر جاتے تو ڈاکٹر صاحب کے ہاں ہی ان کا قیام ہوتا۔ اس عاجزہ کے ساتھ خادم سلسلہ ہونے کے باعث خاص احترام اور خدمت کا سلوک ہمیشہ سے رکھا۔ جب ۱۹۷۰ء میں بہت مدت کے بعد پاکستان گئے تو ربوہ میں خاکسار کے ذریعہ ہی ان کے قیام و رہائش کا بندوبست اور ذمہ داری حضرت امام جماعت ثالث اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں کے ارشاد سے ہوئی۔ حضور نے از راہ شفقت ڈاکٹر صاحب اور ان کے اہل کو لمبی ملاقات اور دعوت سے بھی نوازا۔ دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو اپنی رحمت خاص سے ہر طرح کی پریشانی سے محفوظ فرمائے اور خیر و برکت کی زندگی انہیں نصیب ہو اور ان کا ہر طرح اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور میرا رحیم و رحمن خدا اپنی رحمت خاص سے ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے۔

زاہدہ خانم اہلیہ بشارت الرحمن

مکرم صوبیدار حبیب الرحمن صاحب

میرے سسر محترم صوبیدار حبیب الرحمان صاحب جنہیں ہم سب گھر والے ابا جان کہہ کر پکارتے تھے بہت سی اعلیٰ صفات سے متصف تھے۔ دعاگو، عبادت گذار تقویٰ شعار سلسلہ کے لئے حد درجہ غیرت رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اپنی پنجوقتہ نمازیں بے حد خشوع و خضوع سے ادا فرماتے اور گریہ وزاری سے خدا کے حضور سربسجود رہتے سب اہل خانہ کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے باوجود آپ کا مطالعہ وسیع تھا۔ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کثرت سے مطالعہ کرتے۔

صوبیدار کے عہدہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو فوج کی طرف سے زرعی اراضی بلٹری شاہ کریم گوٹھ رحمان آباد میں ملی۔ یہ تمام زمین بے حد غیر آباد اور بالکل بنجر تھی۔ ہر طرف جنگل ہی جنگل تھا قدم قدم پر سانپوں کا بسیرا تھا مگر آپ اس قدر بہادر اور بلند حوصلہ انسان تھے کہ اس ویران جگہ کو آباد کرنے کا عزم کیا تاکہ یہاں رہ کر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیں۔ آپ نے اپنے اعلیٰ اخلاق سے علاقہ کے لوگوں کے دل جیتے۔ خدا تعالیٰ کے نام کا بول بالا کرنے کے لئے ایک پختہ بیت الذکر تعمیر کی۔ مہمان نوازی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ لوگ کثرت سے آپ کے پاس آتے اور آپ کے اعلیٰ اخلاق اور نیک نمونہ سے بے حد متاثر ہوتے تھے۔ مہمانوں کی بے حد خاطر مدارت کرتے۔ آپ نے ۲۸ سال فوج میں سروس کی۔ ملازمت کا سارا عرصہ محنت اور فرض شناسی سے گذارا۔ آپ کی اعلیٰ فوجی خدمات کی وجہ سے آپ کو ۱۴ تمغہ جات ملے اس کے علاوہ بہت سی اعزازی سندات خوشنودی بھی آپ کو ملیں۔ ابا جان نے ۱۹۳۹ء کی جنگ عظیم دوم میں بھی حصہ لیا۔ اس کے علاوہ کشمیر کی جنگ میں بھی شرکت کی۔ بڑے بڑے اعلیٰ فوجی افسران نے متعدد دفعہ آپ کے نظم و ضبط اور اعلیٰ کارکردگی پر اظہار خوشنودی کیا۔ آپ فوج کی طرف سے مصر۔ برما۔ جاوا سماٹرا بھی بھجوائے گئے۔ قلیل آمد کے باوجود آپ پوری شرح سے تمام چندہ جات کی ادائیگی فرماتے۔ اور دل کھول کر تمام جماعتی تحریکات میں بھی حصہ لیتے۔ کفایت شعاری سے خرچ کرتے اور فرماتے اس لئے کم خرچ کرتا ہوں کہ بچائی ہوئی رقم چندہ میں دے سکوں۔

محترم ابا جان نے ربوہ محلہ باب الابواب میں گھر تعمیر کیا۔ تاکہ بچے دینی ماحول میں رہ کر تعلیم حاصل کر سکیں۔ بہت سے قریبی رشتہ داروں کے بھی بچے گھر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے رکھے ہوئے تھے اور سب کو میٹرک تک تعلیم دلوائی۔

موصوف نے ۷۶ سال عمر پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

شارجہ کے تپتے ریگستانوں میں کرکٹ کا نخلستان ایک بار پھر آباد ہونے کو ہے پاکستان بھارت اور ویسٹ انڈیز کے درمیان سنسنی خیز مقابلے شروع ہونے میں اب چند ہی دن باقی ہیں اور شائقین ان مقابلوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں شارجہ کرکٹ سٹیڈیم میں پاکستان کا ریکارڈ بڑا شاندار ہے۔ ہماری قومی کرکٹ ٹیم نے اس سٹیڈیم میں اب تک ۳۰، ون ڈے انٹرنیشنل میچز کھیلے اور ۲۲، میں کامیابی حاصل کی صرف ۸، میچز میں مخالفین نے فتح کی صورت دیکھی۔ اس طرح شارجہ کرکٹ سٹیڈیم میں پاکستان کی فتح کا تناسب ۷۳،۳۳ فیصد ہے۔ شارجہ میں پاکستان نے ہمیشہ عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے یہاں ہر ملک کے خلاف پاکستان کی کارکردگی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بمقابلہ	کل میچز	جیتے	ہارے
انڈیا	۱۰	۸	۲
سری لنکا	۷	۵	۲
ویسٹ انڈیز	۶	۳	۳
آسٹریلیا	۳	۳	۰
انگلینڈ	۲	۱	۱
نیوزی لینڈ	۲	۲	۰
ٹوٹل	۳۰	۲۲	۸

اب سے چند ہی دن بعد دنیائے کرکٹ کی تین مضبوط ٹیمیں پاکستان، ویسٹ انڈیز اور بھارت شارجہ کپ جیتنے کیلئے ایک دوسرے سے مقابلہ آرائی میں مصروف دکھائی دیں گی! پاکستان ٹیم کی قیادت دنیائے کرکٹ کے منفرد کپتان اور شہرہ آفاق آل راؤنڈر عمران خان کریں گے جب کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم کی قیادت رچی رچرڈسن جنہیں حال ہی میں نائب کپتانی کے عہدے سے ترقی دیکر کپتانی جیسی اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ بھارتی ٹیم کے کپتان اظہر الدین ہوں گے۔ شارجہ کپ کون جیتے گا ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا!

کرکٹ کے حوالے سے پاکستان، ویسٹ انڈیز اور بھارت ان تینوں ممالک کے نام ہی شارجہ کیلئے انتہائی معروف نام ہیں یہاں ان تینوں ممالک کی ٹیموں کے مابین ہمیشہ کانٹے دار اور سنسنی خیز مقابلے دیکھنے کو ملتے ہیں جو شائقین کو محظوظ کرنے کا بہترین ذریعہ بنتے ہیں۔ ویسے تو یہ مقابلے اس سال اپریل میں منعقد ہونا تھے۔ لیکن خلیج کی جنگ کے باعث ان مقابلوں میں تاخیر ہوئی اور یوں یہ مقابلے ۱۷ اکتوبر سے ۲۵ اکتوبر تک ہونا قرار پائے ان مقابلوں میں ہر مرتبہ پاکستانی بھارتی اور دیگر کرکٹ کھیلنے والے ممالک کے کھلاڑیوں کو بینی فٹ دیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ پانچ کھلاڑیوں کو ۳۵۰۰۰ ڈالر فی کس کے حساب سے بینی فٹ دینے کا اعلان کیا گیا ہے ان پانچ کھلاڑیوں میں پاکستان بھارت کے دو دو اور ویسٹ انڈیز کا ایک کھلاڑی شامل ہے۔ شارجہ میں اب تک ۱۳ ٹورنامنٹس کھیلے جا چکے ہیں۔ ان میں مختلف ممالک کے درمیان کھیلے جانیوالے میچز کی مجموعی تعداد ۶۵ ہے سب سے زیادہ میچز پاکستان نے کھیلے جن کی تعداد ۳۰ ہے۔ دوسرے نمبر پر بھارت ہے جس نے ۲۷ میچز کھیلے سری لنکا نے ۱۶ ویسٹ انڈیز نے ۱۳، آسٹریلیا نے ۱۰۔ نیوزی لینڈ نے ۹۔ انگلینڈ نے ۵۔ اور بنگلہ دیش نے ۲ میچز کھیلے ہیں۔ پاکستانی ٹیم کامیابیاں سمیٹنے میں بھی پیش پیش رہی ہے جن کی تعداد ۲۲ ہے۔ جبکہ بھارت نے ۱۴ اور ویسٹ انڈیز نے ۶ میچز جیتے ہیں۔

مختلف ممالک کے قومی کھیل

ملک	قومی کھیل
پاکستان	ہاکی
امریکہ	بیس بال
جاپان	جوڈو کراٹے
ہالینڈ	سکیٹنگ
انگلینڈ	فٹ بال
افغانستان	بزکشی
سپین	بل فائٹنگ
برازیل	فٹ بال
کوریا	تیکوانڈو
ایران	پولو

کاؤنٹی کرکٹ ۱۹۹۱ء میں نمایاں کھیل پیش کرنے والے کھلاڑیوں کے نام اور ان کی مختصر کارکردگی اس طرح سے ہے۔

بیٹسمین	رنز	اوسط
۱۔ کارل ہوپر	۱۵۰۱	۹۳،۸۱
۲۔ ایس کک	۲۷۵۵	۸۱،۰۲
۳۔ ایم گیٹنگ	۲۰۵۷	۷۳،۴۶
۴۔ سلیم ملک	۱۹۷۲	۷۳،۰۳
۵۔ گراہم گوچ	۱۹۱۱	۷۰،۷۷

○ باؤلر	وکٹ	اوسط
۱۔ وقار یونس	۱۱۳	۱۴،۶۵
۲۔ نیل فوسٹر	۱۰۲	۲۰،۹۶
۳۔ ٹفنل	۸۸	۲۵،۲۱
۴۔ اے ڈونلڈ	۸۳	۱۹،۶۸
۵۔ سٹیفنسن	۸۷	۲۵،۷۶
○ وکٹ کیپر	وکٹیں	
۱۔ پی مٹسن	۷۶	
۲۔ اے مارش	۷۰	
۳۔ فرنچ	۶۲	
○ فیلڈر	کیچ	
ناصر حسین	۳۸	
ٹام موڈی	۳۷	
کے براؤن	۳	

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے دل کا بائی پاس اپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ کارڈیالوجی میں ۵ ستمبر ۹۱ء کو ہوا۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا۔ لیکن بعد میں زخم میں انفیکشن ہوگئی جو کہ اب ۵۰ فیصد ٹھیک ہے۔

○ محترمہ مسز نذیر الاسلام صاحبہ سکنہ میرا بھرکے آزاد کشمیر کی بیٹی امۃ الرؤف بعمر ۱۸ سال اعصابی کمزوری کا شکار ہے۔

احباب ان کی کامل شفا کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل:۔ مکرم عبدالشکور صاحب "شکور بھائی چشمے والے" اطلاع دیتے ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ امۃ الواسع اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب آف نیلہ گنبد لاہور کے ہاں ۲۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ایک بچی پیدا ہوئی۔ بچی کی ولادت بذریعہ اپریشن ہوئی بچی کے خون میں انفیکشن کی وجہ سے اس کو فیصل آباد ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ باوجود ہر قسم کے علاج کے بچی دس دن زندہ رہ کر ۶ اکتوبر ۹۱ء کو اتوار کے روز اللہ کو پیاری ہوگئی۔

احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ان کو بچی کا نعم البدل عطا فرمائے۔

○ مکرمہ فرخندہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد چوہان دارالنصر غربی ربوہ کے ہاں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بڑے اپریشن سے پہلے بچہ کی ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو پیدائش ہوئی تھی۔ بچہ اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا ہے۔ محترمہ ہسپتال میں علیل اور زیر علاج ہیں۔ مکمل صحت یابی اور نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال:۔ مکرم چوہدری سراج الدین صاحب آف جھنگ صدر مورخہ ۱۰ اکتوبر کو وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۱۱ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ بیت اقصیٰ میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اسکے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم ملک سعید احمد صاحب (دارالرحمت شرقی ب نزد بیت راجیکی) کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی گئی۔ جن کا انتقال بدھ کی شب ربوہ ریلوے سٹیشن پہ ایک افسوسناک حادثہ کے نتیجے میں ہوا تھا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے

○ مکرم جمیل احمد صاحب بٹ ناظم آباد کراچی کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ عبدالرحیم صاحب بعارضہ قلب چھ ہفتہ سے ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد بقضائے الٰہی ۵ اکتوبر ۹۱ء کو رات سوا نو بجے وفات پا گئیں۔ اگلے دن کراچی میں تدفین ہوئی۔ احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے نام ایک پلاٹ ۱۴/۱۰، واقع دارالعلوم شرقی اور ایک مکان ۱۴/۵، واقع دارالرحمت غربی الاٹ ہے۔ درخواست دہندہ یہ جائیداد اپنے اور اپنے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ حسب درخواست ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ " مسعود احمد نعیم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ۱۶ اکتوبر کو لندن چلے جائیں گے ان کے لندن جانے کو علاج کے لئے قرار دیا جا رہا ہے۔ وہ طویل عرصہ تک باہر رہیں گے۔ دارالحکومت کے حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ سندھ میں جلد ہی صدر راج نافذ کر دیا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اس نظام میں انصاف کیا ہوگا جہاں ملک کا وزیر اعظم سب سے بڑا قرض دار ہو۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ کس قسم کا بزنس مین وزیر اعظم ہے جس نے تمام کاروبار اپنے لئے کر لیا ہے انہوں نے یہ الزام دوہرایا کہ چار خاندانوں نے ۱۹ ارب روپے کے قرضے حاصل کر لئے ہیں۔ شریف برادران نے بارہ ٹیکسٹائل ملیں بنالی ہیں۔ محترمہ پشاور کی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کر رہی تھیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ جب بھی سیاست دان عوام کو سڑکوں پر لائے مارشل لاء کا تحفہ دے کر چلے گئے۔

○ سپریم کورٹ کے اپیل بنچ نے ڈاکے کے جرم میں ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا پانے والے امریکی نو مسلموں کو بری کر دیا ہے ان کو بارہویں ترمیم کے تحت قائم ہونے والی عدالت نے سزا سنائی تھی۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے قائد خان عبدالولی خان نے لندن کے دورہ سے واپسی پر کہا ہے کہ عالمی سطح پر اب پاکستان کی اہمیت ختم ہو کر رہ گئی ہے۔

○ گوجرانوالہ کی ایک فیکٹری میں دھماکہ ہونے سے دو مزدور جاں بحق ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے جو دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس جاتے ہوئے سعودی عرب میں رکے تھے، شاہ فہد سے ملاقات کی اس ملاقات کا پروگرام پہلے سے طے نہیں تھا۔

○ بزرگ مسلم لیگی رہنما اور جنرل ضیاء الحق کے دور کی نامزد مجلس شوریٰ کے چیئرمین خواجہ محمد صفدر ۷۸ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

○ سندھ پولیس نے پنجاب پولیس سے احتجاج کیا ہے کہ پنجاب پولیس سندھ میں داخل ہو کر لوٹ مار کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ڈی آئی جی سکھر نے تحریری طور پر ایس پی رحیم یار خان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے۔

○ سابق وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل کے ایم عارف نے گذشتہ روز کہا کہ صدارتی اور پارلیمانی دونوں نظام ناکام ہو چکے ہیں۔ سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اصل چیز کرپشن ہے اگر یہ نہ ہو تو پارلیمانی نظام سب سے اعلیٰ ہے۔

○ وزیر مملکت برائے مواصلات محمد اعظم ہوتی نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ کالاباغ ڈیم کے مسئلے پر فیصلہ کی مجاز نہیں یہ مسئلہ مشترکہ مفادات کی کونسل میں کیا جائے گا۔ ادھر اے این پی کے سربراہ نے کہا ہے کالاباغ ڈیم ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

○ اسلام آباد میں بھارتی سفارت خانے کے باہر مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور مظاہرین کو گرفتار کیا۔

○ سکھر میں ۳۰ افراد کے ہلاک اور ۲۰ کے زخمی ہونے کی خبر کی انگریزی اخبار نے تردید کر دی ہے اور بتایا ہے کہ صرف ایک شخص ہلاک ہوا ہے۔

○ کوئٹہ میں کرفیو کے نفاذ کے بعد سیاسی شخصیات کی گرفتاریوں کی خبر ملی ہے۔

○ انسانی حقوق کی پاکستان کی تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ سندھ کے جیل خانوں میں ۲۰۹ سیاسی قیدی بند ہیں۔

○ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت نے معاشرے کے تمام طبقوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ایک ملک گیر سکیم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے سربراہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور اراکین چاروں صوبوں اور شریعت کورٹ کے چیف جسٹس ہوں گے

○ وزیر اعظم نے واضح کیا ہے کہ بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کی افواہیں بے بنیاد ہیں۔ یہ انتخابات پروگرام کے مطابق ۲۸ نومبر کو ہی ہوں گے۔

○ وزیر اعظم نے سعودی عرب جانے سے پہلے افغان مجاہدین کے لیڈروں سے ایک ملاقات کی اور افغان مسئلے کے حل میں تازہ پیش رفت پر بات کی۔

○ قومی اسمبلی کو اپریٹو کے سکینڈل پر بحث کرے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے سعودی عرب کو اسلحہ کی فراہمی روک دی ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ سعودی عرب کی فوجی طاقت میں مزید اضافہ سے علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ سکتا ہے جوابی طور پر سعودی عرب نے کہا ہے کہ جب تک امریکہ اسلحہ کی فراہمی کے بارے میں ہماری ضروریات پوری نہیں کرے گا۔ اس کی مسلح ڈویژن کو سعودی عرب کی سرزمین پر صف بندی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

○ امریکہ اسرائیل سے زیر قبضہ علاقے واپس کرانے سے مکر گیا۔ امریکی حکومت نے اسرائیل کو جو حالیہ خط لکھا ہے اس میں مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے مقبوضہ بیت المقدس اور گولان کی پہاڑیوں سمیت عرب علاقوں کی واپسی کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس سے خیال کیا جا رہا ہے کہ امریکہ نے مجوزہ امن کانفرنس میں اسرائیل کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے اسرائیل کے کئی مطالبے مان لئے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے اپنی کابینہ کو بتایا ہے کہ امریکہ کی طرف سے موصول ہونے والا تازہ ترین خط نہایت تسلی بخش ہے۔

○ جرمنی میں برلن کے نزدیک تارکین وطن کے ہوسٹل پر جرمنوں نے حملہ کر دیا جس سے ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ حملے جرمنی کے دائیں بازو کے انتہا پسندوں نے کئے ہیں۔

○ چین میں ایک تہوار کے موقع پر بھگدڑ مچ جانے سے ۱۰۵ افراد پاؤں تلے آ کر کچلے گئے۔

○ ترکی کے جنگی طیاروں نے عراق میں کرد باغیوں کے ٹھکانوں پر اپنے حملے جاری رکھے ہیں۔

○ افریقی مملکت چاڈ میں فوج کے ایک گروہ نے بغاوت کر دی ہے اور اسلحہ ڈپو پر قبضہ کر لیا ہے۔ باغیوں کا حمایت کرنے پر وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے فوجی یونٹوں میں تصادم کے نتیجے میں ۴۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ دارالحکومت میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں دو پاکستانیوں سمیت ۲۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ سکھوں نے مختلف مقامات پر ۲۰ افراد کو گولی مار دی۔ پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں ۷ سکھ بھی مارے گئے۔ یہ مقابلے امبالہ بھوپال بٹالہ اور امرتسر میں ہوئے۔

○ گردیز کی دوسری دفاعی لائن کے تمام مورچوں پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۳۲۱۳۴ — گول امین پور بازار فیصل آباد

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/100
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/ اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

قدیمی ۔ اولین ۔ مشہور آفاق
۱۹۱۱ سنہ سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۶
برانچیں
۔ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
۔ لاہور: ۳-D-1 گلشن راوی
۔ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۔ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
۔ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
۔ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

پتہ